Regd. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ ۔ الفضل لاہور

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

روزنامہ

الفضل

لاہور

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
ماہوار ۲½ "

فی پرچہ ۱ر

یوم یک شنبہ

۱۱ جمادی الثانی ۱۳۷۱ھ

جلد ۶/۴۰ | ۹ امان ۱۳۳۱ ہش - ۹ مارچ ۱۹۵۲ء | نمبر ۶۰

اخبار احمدیہ

ناصر آباد سٹیٹ سندھ ۸ مارچ - (بذریعہ ڈاک) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

لاہور ۸ مارچ - محترم نواب محمد عبد اللہ خان صاحب کو آج عام کمزوری میں نسبتاً افاقہ ہے۔ نیز بلڈ پریشر قدرے بڑھ گیا ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا جاری رکھیں۔

جوزسیرالیون) ۸ مارچ - سیرالیون سے بذریعہ تار اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ مولوی محمد صدیق صاحب سخت بیمار ہیں۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

تیونس کا معاملہ مارچ کے آخر تک سلامتی کونسل میں پیش کر دیا جائے گا

عرب و ایشیا کے تیرہ ملکوں نے عرضداشت کا مسودہ مکمل کر لیا۔

نیویارک ۸ مارچ - عرب و ایشیا کے تیرہ ملکوں نے جن میں پاکستان بھی شامل ہے۔ تیونس کا معاملہ اس مہینے کے آخر تک سلامتی کونسل میں پیش کرنے کے لئے عارضی مسودہ مکمل کر لیا ہے۔ کل یہاں ان تیرہ ملکوں کے ایک نمائندہ اجلاس میں جو پاکستانی نمائندے پروفیسر اے۔ ایس۔ بخاری کی صدارت میں منعقد ہوا اس مسودے کو آخری شکل دی گئی۔ اجلاس کے بعد پروفیسر بخاری نے اخباری نمائندوں کو بتایا کہ عرب و ایشیا کے یہ تیرہ ملک سلامتی کونسل سے سفارش کریں گے۔ کہ وہ تیونس اور فرانس کا جھگڑا گفت و شنید کے ذریعہ طے کرانے کی کوشش کرے۔ نیز ایک ایسا تحقیقاتی کمیشن مقرر کرنے کی بھی درخواست کی جائے گی۔ جو تیونس کی صورت حال کے متعلق تفصیلی رپورٹ پیش کرے۔

فرانس میں نئی کابینہ کی تشکیل

موسیو شومان بدستور وزیر خارجہ رہیں گے

پیرس ۸ مارچ۔ فرانس میں دائیں بازو کے آزاد لیڈر موسیو پینے نے نئی مخلوط وزارت بنالی ہے۔ گزشتہ جنگ عظیم کے بعد سے موسیو پینے فرانس کے پندرھویں وزیر اعظم ہیں۔ وہ موسیو فور کی حکومت میں حمل و نقل کے وزیر تھے۔ نئی کابینہ ۱۷ وزیروں اور پانچ سیکرٹریوں پر مشتمل ہے۔ موسیو پینے وزارت عظمیٰ کے علاوہ محکمۂ خزانہ کے بھی انچارج ہوں گے۔ وزارت خارجہ کا چارج بدستور کرسچین سوشلسٹ پارٹی کے رکن موسیو شومان کے پاس رہے گا۔ وہ ۱۹۴۸ء سے اس عہدے پر فائز چلے آ رہے ہیں۔ موسیو پینے نے اپنی کابینہ کے لئے جو پالیسی وضع کی ہے۔ اس میں فرانک کی قیمت کا استحکام شامل ہے۔ نیز خارجہ پالیسی میں کوئی تبدیلی نہیں کی جائے گی۔ منگل کو نیشنل اسمبلی کا اجلاس منعقد ہو رہا ہے۔ اس میں نئے وزیروں کے تقرر کے سلسلہ میں اعتماد کا ووٹ پاس ہو گا۔

جاپان میں زلزلے کے مزید جھٹکے

۲ افراد ہلاک ۴ زخمی

ٹوکیو ۸ مارچ۔ کل جاپان کے جزیرے ہانشو میں زلزلے کے مزید جھٹکے محسوس ہوئے۔ ان جھٹکوں کی وجہ سے ریلوے لائن کا ۴۰۰ گز لمبا پشتہ ٹوٹ گیا۔ نیز بجلی کے بعض کھمبے بھی گر گئے۔ اگرچہ جھٹکے زیادہ سخت نہ تھے۔ تاہم ۲ افراد ہلاک اور چار زخمی ہوئے۔

درآمد میں ۵۰ فیصدی کمی کرنے کا فیصلہ

کینبرا ۸ مارچ۔ آسٹریلیا نے کل کی درآمد میں ۵۰ فیصدی کمی کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ آسٹریلیا کے وزیر اعظم مسٹر منزیز نے آج اعلان کیا کہ اس فیصلے کو فوری طور پر عملی جامہ پہنایا جائیگا بیرونی ملکوں سے زیادہ مال درآمد کرنے کی وجہ سے جو بحران پیدا ہو گیا ہے اس کا مقابلہ کرنے کے لئے یہ قدم اٹھایا گیا ہے۔

پاکستان ان ملکوں میں سے ہے جو ترقی کے میدان میں آگے بڑھ رہے ہیں (ٹرومین)

واشنگٹن ۸ مارچ۔ صدر ٹرومین نے امریکی کانگریس کو حال ہی میں جو رپورٹ پیش کی ہے۔ اس میں پاکستان کی تعریف کرتے ہوئے لکھا ہے کہ پاکستان ان ملکوں میں سے ہے جو ترقی کے میدان میں آگے بڑھ رہے ہیں۔ مشرق وسطیٰ کے ساتھ دوستانہ تعلقات برقرار رکھنے کے لئے پاکستان کے ساتھ دوستی نہایت ضروری ہے۔ جنوب مشرقی ایشیا میں بھی اسے خاص اہمیت حاصل ہے۔ مشرق وسطیٰ کے اہم بری راستے اسکے قبضہ میں ہیں۔

ڈاکٹر گراہم کراچی پہنچ گئے - آج وہ چوہدری ظفر اللہ خاں سے ملاقات کرینگے

کراچی ۸ مارچ۔ سلامتی کونسل کے نمائندہ کشمیر ڈاکٹر فرینک گراہم مسئلہ کشمیر کے اختلافی امور کے متعلق حکومت ہندوستان سے گفت و شنید کا پہلا دور ختم کرنے کے بعد آج سہ پہر ہوائی جہاز کے ذریعہ نئی دہلی سے کراچی پہنچ گئے۔ کل سے وہ حکومت پاکستان کے نمائندوں کے ساتھ بات چیت شروع کریں گے۔ پروگرام کے مطابق کل وہ وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفر اللہ خان سے ملاقات کر رہے ہیں۔ کراچی میں پانچ روز قیام کرنے کے بعد ہندوستان کی حکومت سے مزید بات چیت کرنے کے لئے وہ جمعرات کو نئی دہلی واپس چلے جائیں گے۔

فورٹ سنڈیمان ۸ مارچ سلیمان خیل کے ایک جرگہ نے سلامتی کونسل پر زور دیا ہے کہ وہ کشمیری عوام کی مرضی کے مطابق اس فیصلہ کا جلد سے جلد تصفیہ کرانے کی کوشش کرے۔ نیز ایک اور قرارداد میں حکومت کابل کی مخالف پاکستان پالیسی پر بھی کڑی نکتہ چینی کی گئی۔

بہاولپور کا عارضی دستوری قانون

بغداد الجدید ۸ مارچ۔ ریاست بہاولپور کا عارضی دستوری قانون آج ایک سرکاری گزٹ میں شائع کر دیا گیا۔ یہ دستور ۱۹۳۵ء کے اس قانون کے مشابہ ہے۔ جو دوسرے صوبوں میں نافذ ہے۔ صرف اختیارات گورنر کے تحت امیر کی حیثیت وہی رہے گی جو پہلے تھی۔ نئی اسمبلی امیر کے عہدے کے بارے میں کوئی قانون پاس نہ کر سکے گی۔ اسی طرح امور خارجہ دفاع اور مواصلات بھی مجلس کے دائرہ اختیارات سے باہر ہوں گے۔ ان پر براہ راست پاکستان کی مرکزی حکومت کا کنٹرول رہے گا۔ امیر اور ان کے ولی عہد کے خلاف دیوانی یا فوجداری عدالت میں کسی قسم کا مقدمہ نہ چلایا جا سکے گا۔ ان کی جیب خاص کے لئے ایک خاص رقم مقرر کر دی گئی ہے۔ جو انہیں بدستور ملتی رہے گی۔

ریاست خیرپور کے بجٹ میں

۳ لاکھ روپے سے زائد کی بچت

خیرپور ۸ مارچ۔ ریاست خیرپور کے نئے مالی سال کے بجٹ میں ۳ لاکھ ۲ ہزار روپے کی بچت دکھائی گئی ہے۔ ریاست کے وزیر اعظم مسٹر قزلباش نے آج اسمبلی میں بجٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ نئے بجٹ میں کوئی نیا ٹیکس نہیں لگایا گیا ہے۔ خیرپور ٹیکسٹائل ملز سے کافی آمدنی کی توقع ہے۔ ہو سکتا ہے اس کی متوقع آمد کی وجہ سے ۵۳-۱۹۵۲ء میں بچت ۲۵ لاکھ تک پہنچ جائے۔ یہ رقم ملازمین کی تنخواہیں بڑھانے پر خرچ کی جائے گی۔

جاپان کے مال غنیمت میں پاکستان کا حصہ

ٹوکیو ۸ مارچ۔ پچھلی جنگ عظیم میں جاپان سے چھینے ہوئے مال غنیمت کو فروخت کرنے سے جو آمدنی ہوئی ہے۔ اس میں سے ۲ لاکھ ۸۰ ہزار ڈالر پاکستان کو ملیں گے۔

روس اور ایران کے درمیان سمجھوتہ

تہران ۸ مارچ۔ ایران اور روس کے درمیان ایک سمجھوتہ پر دستخط ہوئے ہیں۔ اس کے تحت ایران ۴۰۰ ٹن ایرانی کپاس کے بدلے ۲۰۰۰ ٹن روسی شکر حاصل کرے گا۔

کرم گڑھی بند کا معائنہ

پشاور ۸ مارچ۔ گورنر جنرل عزت مآب غلام محمد نے بنوں کے قریب کرم گڑھی کا ہائیڈل سکیم پر جو ۱۹۵۵ء میں مکمل ہو جائیگی ۲½ کروڑ روپے خرچ آئیں گے۔ اس کی مدد سے ۲۰ ہزار ایکڑ زمین سیراب کرنے کے علاوہ ۴ ہزار کلوواٹ بجلی بھی پیدا کی جائے گی۔

تصحیح

الفضل ۸ مارچ ۱۹۵۲ء صہ ۵ پر جماعت احمدیہ لاہور کی طرف سے جو کلرک کی ضرورت کا اعلان شائع ہوا ہے۔ اس میں حلقہ کے پریذیڈنٹ کی بجائے ضروری ہے کہ ضلع کے پریذیڈنٹ کی۔ جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ لاہور

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان پرنٹنگ ورکس میں طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے سفرِ سندھ کے کوائف

— یکم مارچ سے ۳ مارچ تک —

— از مولوی سلطان احمد صاحب پیرکوٹی

بشیر آباد سٹیٹ یکم مارچ ۱۹۵۲ء ۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ۸½ بجے صبح اسٹیٹ کے معائنہ کے لئے تشریف لے گئے۔ حضور نے واٹر کورس ۳ کی فصل گندم اور تیاری فصل خریف کا اڑھائی گھنٹہ تک معائنہ فرمایا۔ نماز ظہر کے بعد حضور نے مرکزی اور مقامی کارکنوں کی ایک میٹنگ بلائی۔ یہ میٹنگ ۴ بجے تک جاری رہی۔ ۴½ بجے کے قریب حضور دوبارہ اسٹیٹ کے معائنہ کے لئے تشریف لے گئے۔ حضور نے چانگ مائنر کے واٹر کورس کی فصل گندم اور تیاری فصل خریف کا معائنہ فرمایا۔ اور غروب آفتاب کے بعد واپس تشریف لائے ؀

۲ مارچ ۱۹۵۲ء۔ حضور نے ۸½ بجے کے قریب مرکزی اور مقامی کارکنوں کی ایک میٹنگ بلائی۔ یہ میٹنگ ۱۱½ بجے تک جاری رہی۔ حضور نے کارکنان کو مزید محنت اور فرض شناسی کی طرف توجہ دلائی۔ نیز فرمایا کہ دوسری قوموں کے افراد دن اور رات محنت سے کام کرتے ہیں۔ ہمارے کارکنوں میں بھی یہی جذبہ پیدا ہونا ضروری ہے کہ یہی کامیابی کا راز ہے۔

مکرم ڈاکٹر محمد جمیل صاحب آف ونجواں نے حضرت اقدس کو معہ قافلہ دوپہر کے کھانے پر مدعو کیا۔ حضور نے تنگیٔ وقت کے باوجود ان کی دعوت کو قبول فرمایا۔ ڈاکٹر صاحب موصوف کی قیامگاہ بشیر آباد سے سات میل دور تھی۔ اس لئے وہاں جانے کے لئے تین جیپوں اور ایک کار کا انتظام کیا گیا۔ ایک جیپ مکرم چوہدری عزیز احمد صاحب مینجر ظفر آباد اسٹیٹ نے پیش کی۔ ایک جیپ مکرم ڈاکٹر محمد جمیل صاحب نے بھیجی۔ میر بندے علی صاحب نے اپنی کار حضور کے لئے دی۔ دعوت میں کوٹ احمدیان کے بعض احمدی دوست اور بعض غیر احمدی معززین جن میں ایک سندھی پیر بھی شامل تھے بھی شریک ہوئے حضور نے کھانے سے فارغ ہونے کے بعد اجتماعی دعا فرمائی۔ ظہر اور عصر کی نمازیں حضور نے وہیں جمع کر کے پڑھائیں۔

حضور اقدس معہ اہل بیت گوٹھ محمد جمیل سے سیدھے ٹنڈو اللہ یار روانہ ہوئے اور ۶½ بجے کے قریب وہاں پہونچے۔ حضور اقدس نے رات ریلوے سٹیشن کے ویٹنگ روم میں بسر کی۔ شام کا کھانا مکرم چوہدری عنایت الرحمٰن صاحب مالک زمیندارہ انجینئرنگ سٹورز ٹنڈو اللہ یار نے پیش کی فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔ اسٹیشن پر حضور نے بعض غیر احمدی دوستوں کو شرف ملاقات بخشا ؀

۳ مارچ ۱۹۵۲ء۔ حضور نے فجر کی نماز سٹیشن پر پڑھائی۔ اور پھر ۶ بجے کی گاڑی کنجیجی روانہ ہوئے حضور اور اہل بیت کے لئے ٹنڈو اللہ یار سے کنجیجی تک چار سیٹوں کا ایک سیکنڈ کلاس کمپارٹمنٹ ریزرو کروا لیا گیا تھا۔ ریزرویشن میں مکرم چوہدری محمد سعید صاحب پسر نواب محمد الدین صاحب مرحوم۔ مکرم محمود احمد صاحب ہیڈ کلرک ریلوے اور مکرم سید علی شاہ صاحب ٹکٹ چیکر نے قابل قدر امداد فرمائی۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء

حضور اقدس کو الوداع کہنے کے لئے مکرم چوہدری محمد سعید صاحب۔ مکرم ماسٹر رحمت اللہ صاحب اور دوسرے احباب کثیر تعداد میں حیدر آباد سے ٹنڈو اللہ یار آئے ہوئے تھے۔

گاڑی آٹھ بجے کے قریب میرپورخاص پہنچی جماعت کے دوست اسٹیشن پر تشریف لائے ہوئے تھے۔

گاڑی آٹھ بجے کے قریب میرپورخاص پہونچی جماعت کے دوست اسٹیشن پر تشریف لائے ہوئے تھے۔ حضور نے سب کو شرف ملاقات بخشا۔ صبح کا ناشتہ مکرم ڈاکٹر عبد الرحمٰن صاحب صدیقی۔ ایم۔ بی۔ بی۔ ایس۔ کی طرف سے جو ان دنوں بیمار ہیں ان کے بھائی ابو الخیر صاحب صدیقی نے پیش کیا۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء

گاڑی گیارہ بجے کے قریب کنجیجی پہونچی۔ مکرم چوہدری غلام احمد صاحب بسرا مینیجر ناصر آباد سٹیٹ اور دوسرے احباب نے حضور کا استقبال کیا۔ اسٹیشن پر ناصر آباد۔ نسیم آباد۔ کنری۔ محمود آباد۔ احمد آباد۔ نبی سر روڈ اور محمد آباد کے احباب کثیر تعداد میں موجود تھے۔ جنہوں نے نعرہ ہائے تکبیر کے ساتھ حضور کا استقبال کیا۔ حضور نے سب احباب کو شرف مصافحہ بخشا اس کے بعد حضور معہ اہل بیت جیپ کار کے ذریعہ ناصر آباد پہونچے۔ قافلہ اور سامان کے لئے دو موٹر ٹرالیوں۔ متعدد بیل گاڑیوں اور گھوڑوں کا انتظام کیا گیا تھا۔ دوپہر کا کھانا جماعت احمدیہ ناصر آباد نے پیش کیا۔ اور شام کے کھانے کا انتظام مکرم مولوی رحمت علی صاحب آف بھیرو چیچی اور ان کے صاحبزادے مکرم مولوی کرم الٰہی صاحب نے کیا۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء

ثواب لینے کا موقعہ

بعض احباب اپنے مقدس اور پیارے امام کے کلمات سننے اور مرکز کے حالات معلوم کرنے کی شدید تڑپ رکھتے ہیں۔ لیکن الفضل جو ان کی حقیقی تڑپ کا واحد علاج ہے خرید نہیں سکتے۔ ان کے لئے ضرورت ہے ایسے نیک دل اصحاب کی جو حسب گنجائش رقوم بھجوا کر اپنے غریب بھائیوں کی مدد کر سکیں۔ بعض دوست اپنے آپ کو مخیر خیال نہیں فرماتے۔ مگر شادی۔ بیاہ۔ ولادت۔ کامیابی امتحان حصول ملازمت۔ شکرانہ دعا صدقہ وغیرہ کے موقعہ پر کچھ نہ کچھ خرچ کرتے ہیں۔ اگر ایسے موقعہ پر ان نادار اصحاب کا خیال فرمایا کریں۔ تو یہ صدقہ جاریہ کے طور پر کام دے گا۔

ایسی رقوم براہ راست دفتر ہذا کے نام یا محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ ربوہ اور قادیان کے نام بھجوائی جا سکتی ہیں۔ ایسے دوست جو تحریک دعا کے لئے اپنا نام شائع کرنے میں چنداں ہرج خیال نہ فرمائیں۔ ان کے نام اخبار میں شائع کر دیئے جایا کریں گے۔ اور ہر معمولی سے معمولی رقم اس بارہ میں شکریہ کے ساتھ قبول کی جائیگی خواہ وہ چند آنے ہی ہو۔ ایسی چھوٹی رقم بذریعہ ٹکٹ (ڈاک) لفافہ میں بھجوا کر عند اللہ ماجور ہوں۔ عہدداران جماعت اور ہر دردمند دوست تحریک کر کے الدال علی الخیر کفاعلہ کا مصداق بن سکتے ہیں۔ یہ ایک نیکی کا کام ہے۔ جس میں حصہ لے کر ثواب حاصل کریں ؀

آپ کا خادم۔ محمد عبد اللہ اعجاز منیجر الفضل لاہور

شکریۂ احباب

مندرجہ ذیل دوستوں نے لنگر خانہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے واسطے مندرجہ ذیل اشیاء عطا فرمائی ہیں۔ جن کے لئے ان کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے جزاھم اللہ احسن الجزاء اللہ تعالیٰ ان سب پر اپنی بے شمار رحمتیں نازل فرمائے۔ اور دین و دنیا کی نعمتوں سے مالا مال فرمائے۔ اور دوسرے دوستوں کو ان کی تقلید کی توفیق عطا فرمائے۔

(۱) جناب ڈاکٹر محمد انور صاحب گوجرانوالہ — ۶۹ عدد مختلف برتن مختلف سائز

(۲) جناب عبد الصمد صاحب راولپنڈی — ایک عدد دیگچہ

(۳) جناب شیخ صاحبدین صاحب گوجرانوالہ — بارہ عدد سلور کی چھوٹی تھالیاں

(۴) محترمہ برکت بی بی صاحبہ بیوہ خان صاحب نعمت اللہ صاحب — ایک رضائی تکیہ اور کھیس

(۵) جناب میاں فضل کریم صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ بھلوال ضلع سرگودہا — ایک رضائی اور بستر

(۶) جناب چوہدری فضل دین صاحب ابن بھائی حاکم دین صاحب گوجرانوالہ — تین درجن پلیٹ سلور و گلاس سلور

(۷) جماعت احمدیہ راولپنڈی بذریعہ جناب چوہدری احمد جان صاحب امیر جماعت مبلغ ۳۶ نقد برائے بستر

(افسر لنگر خانہ ربوہ)

ضروری اعلان

ملک مظفر احمد صاحب پسر صوبیدار ڈاکٹر ظفر حسن صاحب پنشنر یو۔ ڈی۔ اے آرڈیننس لاہور چھاؤنی قضائی فیصلہ کی تعمیل سے گریز کر رہے ہیں۔ لہٰذا ان کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ وہ فوراً قضائی فیصلہ کی تعمیل کریں۔ ورنہ ان کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔

([illegible] ربوہ)

— ضرورت ہے —

دفتر ہذا میں ایک کلرک کی اسامی کے لئے مولوی فاضل یا میٹرک پاس کی ضرورت ہے۔ درخواست کنندگان کا رسم الخط اچھا ہو۔ حساب کتاب میں لائق ہو۔ محنتی اور سمجھدار ہو۔ تنخواہ حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ دی جائے گی۔ اور جب تک دفتر ہذا لاہور میں ہے لاہور الاؤنس بھی ملے گا۔ درخواستیں مقامی عہدہ دار کی تصدیق کے ساتھ ۱۵ مارچ ۱۹۵۲ء تک موصول ہو جانی چاہیئے۔ یہ بھی تصریح ہونی چاہیئے کہ درخواست کنندہ عارضی طور پر ملازمت کرنا چاہتا ہے یا مستقل — منیجر

تبلیغ سے انسان کی کئی کمزوریاں رفع ہو جاتی ہیں۔ آپ یہ نسخہ آزما کر دیکھیں۔ — مہتمم تبلیغ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

روزنامہ الفضل لاہور
مورخہ ۹ مارچ ۱۹۵۲ء

تاریخ میں معیارِ صداقت

تمام معقولی اور منقولی علوم میں سے جن کو مسلمانوں نے ازسرِنو زندگی بخشی یا پہلی دفعہ علمی وقار عطا کیا۔ فنِ تاریخ منفرد حیثیت رکھتا ہے۔ اور دنیا میں کوئی قوم ایسی نہیں ہے۔ جو مسلمانوں کے مقابلہ میں تاریخ کے انضباط اور اس کے دونوں فنی اور علمی پہلوؤں کے لحاظ سے اپنی تاریخ پیش کر سکتی ہو۔ جیسا کہ مسٹر چندریگر گورنر پنجاب نے کل لاہور میں پاکستان تاریخ کانفرنس کے دوسرے سالانہ اجلاس کے موقعہ پر اپنی افتتاحی تقریر میں کہا ہے۔ "تاریخ لکھنے میں غلط بیانیاں سخت خطرناک ہوتی ہیں۔ اور کوئی تاریخ مفید نہیں ہو سکتی۔ جب تک صداقت اس کی بنیاد نہ ہو۔ ایک تاریخ دان کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ تاریخ کا بنیادی اصول یہ تسلیم کرے۔ کہ وہ کوئی ایسی بات بیان نہیں کرے گا۔ جو غلط ہو۔ اور ایسی بات بیان کرنے سے نہیں ہچکچائے گا۔ جو صحیح ہو۔"

حقیقت یہ ہے کہ جہاں تک تاریخ کے فنی پہلو کا تعلق ہے۔ اس کی قیمت کسی واقعہ کو حتی الوسع صحیح بیان کرنے پر ہے۔ یعنی فنِ تاریخ کا کمال یہ ہے۔ کہ جو شخص براہِ راست کسی واقعہ کو اپنے مشاہدہ سے بیان کرتا ہے۔ وہ اس کو بلاکم و کاست اسی طرح الفاظ میں بیان کر دے۔ جیسا کہ اس نے مشاہدہ کیا ہے۔ باوجود اس کے کہ کوئی تاریخ نویس بالکل نیک نیتی سے اپنا مشاہدہ بیان کرے۔ پھر بھی بعض ایسی مادی اور نفسیاتی خامیاں رہ سکتی ہیں۔ جو مشاہدہ کے ساتھ لازمی ہیں۔ چونکہ تاریخ کی افادیت محض اسی وجہ سے ہے۔ کہ انسان اس سے اپنی موجودہ حالت اور آئندہ جدوجہد کے لئے سبق حاصل کرے۔ اگر تاریخ ہمیں صحیح واقعات نہ بتائے۔ تو یہ افادیت زائل ہو جاتی ہے۔ اس لئے اس لحاظ سے تاریخ اتنی ہی مفید ہو سکتی ہے۔ جتنی کہ وہ زیادہ سے زیادہ صحت کے ساتھ لکھی گئی ہے۔

جہاں تک امکانی صحت کا تعلق ہے۔ نہ صرف اسلام کے صدرِ اول کی تاریخ کا کوئی تاریخ مقابلہ نہیں کر سکتی۔ بلکہ مسلمانوں کے عہد کی تمام تاریخیں دوسری قوموں کی تاریخوں سے ممتاز حیثیت رکھتی ہیں۔ ہم یہ نہیں کہتے۔ کہ اسلام کے صدرِ اول کی تاریخ میں غلطیاں نہیں ہیں۔ اس میں بے شک غلطیاں ہیں۔ ہمارا مطلب صرف یہ ہے۔ کہ جس اہتمام اور جوش نیک نیتی سے اس عہد کی تاریخ لکھی گئی ہے۔ اس کی نظیر تو کیا اس کے پاسنگ بھی تمام دنیا کی تاریخ میں موجود نہیں ہے۔ اور وجوہات کے علاوہ اس کی دو نہایت بیّن وجوہات ہیں۔

ایک تو یہ کہ عرب قوم میں خواہ اور کتنی برائیاں تھیں۔ مگر وہ اپنے اپنے قبیلہ کے گذشتہ واقعات کو بلا مبالغہ بیان کرنے کے عادی تھے۔ ان میں اس لحاظ سے ایک صداقت کا معیار تھا۔ جو کافی بلند تھا۔ وہ ایسی قوم تھی۔ جو اپنے اپنے قبیلہ کے کارناموں پر فخر کرنا نہایت عزیز رکھتے تھے۔ اور ان میں غلط بیانی کو شجاعت کے اصولوں کے منافی خیال کرتے تھے۔

دوسری وجہ یہ تھی۔ کہ اسلامی تعلیم نے ان کا اخلاقی معیار بہت بلند کر دیا تھا۔ جس نے ان کی متذکرہ بالا فطری خوبی کو اور بھی چار چاند لگا دئے تھے۔ بے نظیر تقویٰ جو نبوت کے زیرِ اثر ان میں پیدا ہو گیا تھا۔ ایک ایسا محتسب تھا۔ جس نے انہیں مجبور کر دیا تھا۔ کہ وہ صداقت معلوم کرنے کے لئے اپنی تمام جدوجہد صرف کر دیں۔ اس لئے ان کا تاریخی معیار امکانی حد تک عام معیار سے بہت بلند تھا۔ اگرچہ یہ بھی حقیقت ہے۔ کہ امتدادِ زمانہ کے ساتھ ساتھ یہ معیار بھی کم ہوتا چلا گیا۔ مگر جہاں تک دنیا کی دوسری اقوام کی تاریخ سے مقابلہ کا تعلق ہے۔ صداقت بیانی کے لحاظ سے مسلمان اقوام کی تاریخ ایک منفرد مقام رکھتی ہے۔ اسلامی تعلیم کا ہی یہ بھی نتیجہ ہے۔ کہ مسلمانوں ہی نے تاریخ میں فنِ تنقید کو ایجاد کیا۔ اور واقعات کی چھان بین کر کے ان سے حقیقی بات نکالنے کے اصول دریافت کئے۔ جس سے تاریخ نہ صرف صحیح واقعہ نگاری کی حد تک ہی ایک فنی کمال سمجھا گیا۔ بلکہ ایک مستقل علمی چیز بن گئی۔ اگرچہ تاریخی باتوں میں نحوی تنقید کی ابتدا صدرِ اول میں ہو چکی تھی۔ مگر خالص تاریخ کو علمی رنگ میں سب سے پہلے ابن خلدون نے پیش کیا۔ اور آج دنیا میں اس کو فنِ تاریخ کا موجد اور امام سمجھا جاتا ہے۔ اور اس کے مقدمہ کو فنِ تاریخ کی الکتاب کی حیثیت حاصل ہے۔

دنیا کی تمام مذہبی اور الہامی کتابوں میں صرف قرآن کریم ہی ایسی کتاب ہے۔ جس کے متعلق دوست دشمن کی یہ رائے ہے۔ کہ اس میں شروع سے لیکر آج تک زیر و زبر کی تبدیلی بھی پیدا نہیں ہوئی۔ اور اس میں بعینہٖ وہی الفاظ ہیں۔ جو سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زبان سے ادا ہوئے۔ بیشک قرآن کریم الہامی کتاب ہے۔ اور ہمارے اعتقاد کے مطابق یہ الفاظ اللہ تعالےٰ کے الفاظ ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اس کی حفاظت کا خود وعدہ فرمایا ہے۔ لیکن اس کے باوجود کیا یہ عظیم الشان حقیقت نہیں ہے کہ مسلمانوں نے اس کو جوں کا توں ہم تک پہنچا دیا ہے۔ اور اس میں زیر و زبر تبدیل نہیں ہوئی۔

ہمارا یہ بھی اعتقاد ہے۔ کہ قرآن کریم کے علاوہ بھی الہامی کتابیں نازل ہوتی رہی ہیں۔ تورات۔ زبور۔ انجیل وغیرہ بھی تو الہامی کتابیں کہلاتی ہیں۔ لیکن آج دنیا میں ان کا کوئی معتقد بھی ان کی صحت کا قائل نہیں ہے۔ بیشک جیسا کہ ہم نے اوپر عرض کیا ہے۔ قرآن کریم کی حفاظت کا ذمہ اللہ تعالےٰ نے لیا ہوا ہے۔ مگر یہی بات یہ بھی ثابت کرتی ہے۔ کہ اسلامی تعلیم نے مسلمانوں کا تاریخی صحت کا معیار بہت بلند کر دیا تھا۔ اور قرآن کریم کا واحد الہامی کتاب ہونا جس کی استنادی صحت (authenticity) دوست دشمن کے نزدیک مسلمہ ہے۔ خود اکثر مسلمان مورخین کی تاریخی صداقت پسندی کی بیّن دلیل ہے۔ ان کی ذہنیت پر اسلامی تعلیم کا اثر ہی تھا۔ کہ انہوں نے حتی الوسع صحت کے ساتھ صدرِ اول اور عہدِ نبوت اور بعد کے واقعات بیان کرنے کی کوشش کی۔ اور اسمیں حقیقت معلوم کرنے کے لئے اتنا اہتمام کیا۔ کہ آج تک دنیا میں شاید کسی نے نہیں کیا۔

ہمارا مطلب صرف اس قدر ہے۔ کہ مسلمان مورخین نے تاریخ میں صحت کا جو معیار قائم کیا ہے۔ وہ بے نظیر ہے۔ اور دنیا کی تاریخ میں کسی قوم کے مورخین اس بات میں ان کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ اور یہ ایک ایسا فخر ہے۔ جو ہمیں سزاوار ہے۔

اور ہم امید کرتے ہیں۔ کہ پاکستان تاریخ کانفرنس ان اولین اسلامی مورخین کے اس معیارِ صداقت کو جو انہوں نے اسلامی تعلیم کے زیرِ اثر حاصل کیا۔ ازسرِنو دنیائے تاریخ میں قائم کرنے کی کوشش کرے گی۔ اور نہ صرف اسلامی تاریخ کو بلکہ تمام تاریخ کو اس معیار پر لانے کے لئے اپنے آباؤ اجداد کی طرح سنگِ میل ثابت ہو گی۔

بیرحالسدین

حال تو یہ ہے۔ کہ پیرس سے مراجعت کے دوران میں چوہدری ظفر اللہ خاں جب اسلامی ممالک میں سے گذر کرتے ہیں۔ تو تمام اسلامی ممالک آپ کو نہ صرف خراجِ تحسین و تشکر ادا کرتے ہیں۔ بلکہ اپنے اپنے ملک کے مسائل میں آپ سے مشورہ لینا باعث افتخار سمجھتے ہیں۔ اور اسلامی دنیا کے کیا سیاسیین اور کیا علماء اسلامی ممالک کے اتحاد کی جو سکیم آپ نے مصر میں پیش کی ہے۔ اس کو نہ صرف صحیح اور موجودہ حالات میں بہترین قرار دیتے ہیں۔ بلکہ اس کو عملی جامہ پہنانے کے لئے بلا توقف غور و خوض کے لئے مجالس منعقد کرتے ہیں۔

ایک طرف تو یہ حال ہے۔ دوسری طرف پاکستان کے نیم روس اشتراکی ہیں۔ اور چند احراری قسم کے نیم ملا ہیں۔ جو ویسے تو ابھی تک رفع یدین کا مسئلہ بھی حل نہیں کر پائے۔ مگر ظفر اللہ خاں کا نام سنتے ہی آپے سے باہر ہو جاتے ہیں۔ اور بے تحاشا رموزِ سیاست کھولنے میں لگ جاتے ہیں۔

چنانچہ "امروز" کے علاوہ "کوثر" اور "الاعتصام" گوجرانوالہ نے بھی اس موضوع پر دل کے پھپھولے جلائے ہیں۔ اور یہ ضرور تھا۔ کیونکہ حسد کی آگ کے بھڑکنے کا وہی وقت ہوتا ہے۔ جب محسود کی خوبیاں معمول سے کچھ زیادہ منظرِ عام پر آتی ہیں۔ اور اس کی ہر دلعزیزی دل میں ذرا گہرا گھاؤ لگاتی ہے۔ اگر یہ حاسدین اس وقت خاموش رہتے۔ تو بڑے تعجب کی بات ہوتی۔ "کوثر" بچارا تو رنج و الم سے اتنا نڈھال ہے۔ کہ صرف اتنا ہی بول سکا ہے۔ کہ ظفر اللہ خاں نے جو گراہم صاحب کے متعلق امید دلائی ہے۔ وہ بڑی غلطی ہے۔ مگر الاعتصام نے تو اسلامی دنیا کے تمام سیاسی مسائل ایک ہی ادارتی نوٹ میں حل کر کے رکھ دیئے ہیں۔ اور فرما دیا ہے۔ کہ

"ہم نے پاکستان کی اسلامی حکومت کے غیر اسلامی وزیرِ خارجہ کی سیاسی رفتار کو سمجھنے کی ہمیشہ کوشش کی ہے۔ مگر ہمیں افسوس ہے۔ کہ ہم ناکام رہے۔" (الاعتصام)

جس چیز کو اسلامی دنیا کے تمام سیاسیین اور علماء سمجھ گئے ہیں۔ وہ چیز اگر "الاعتصام" کی سمجھ میں نہ آئے۔ تو اس میں تعجب کی کونسی بات ہے؟

الاعتصام مزید فرماتا ہے:-

"ہم حکومت پاکستان سے عرض کرنا چاہتے ہیں۔ کہ وہ سر ظفر اللہ کے اختیارات میں تحدید کرے۔ اور ان کو اس تگ و دو سے پہلی فرصت میں باز رہنے کی ہدایت کرے۔ جو اس طرح کی وکالت سے تمام اسلامی ممالک اور پاکستان کو آئندہ جنگ کا لقمہ بنا دینے کے لئے انہوں نے شروع کر رکھی ہے۔" (الاعتصام ۷ مارچ ۵۲ء)

خدا جانے حکومت پاکستان اور تمام اسلامی دنیا کے ذہن میں بھی یہ بات کیوں نہیں آتی۔ جو الاعتصام کے مدیرِ محترم کے دماغ میں رینگ رہی ہے؟

صحابہ کرام متوجہ ہوں

مجلس مشاورت ۱۹۵۱ء میں فیصلہ ہوا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ جنہوں نے ۱۹۰۰ء سے پہلے بیعت کی ہے۔ وہ بلا انتخاب سلسلہ کی شوریٰ کے نمائندگان ہو سکتے ہیں۔ ایسے صحابہ جو مجلس مشاورت ۵۲ء میں شامل ہونے کا ارادہ رکھتے ہوں۔ وہ اپنے اسماء سے اطلاع دیں۔ نیز اس امر سے بھی اطلاع دیں۔ کہ انہوں نے کس سن میں بیعت کی تھی۔ اور اس وقت وہ کس جگہ تھے۔

(سیکرٹری مجلس مشاورت)

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"
(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

جماعتہائے انڈونیشیاء کی تیسری کامیاب سالانہ کانفرنس

دو نہایت کامیاب تبلیغی جلسے، گیارہ نو مبائعین، طوعی چندوں کے علاوہ ایک لاکھ بیاسی ہزار روپے کے بجٹ آمد کی منظوری، مرکزی مجلس خدام الاحمدیہ کا قیام

(مرتبہ مکرم میاں عبدالحی صاحب مبلغ جزیرہ بالی (انڈونیشیا)

(۲)

پاکستان اور ہماری جماعت

ہمارے مبلغین نے اپنی جگہ پہ اپنے اپنے رنگ میں مفاد پاکستان کو پیش نظر رکھا۔ جناب ملک عزیز احمد صاحب تاسکملایا میں پاکستان لیگ کے صدر ہیں جیسا کہ اوپر ذکر کیا جا چکا ہے انہوں نے اگست ۱۹۵۱ء میں پاکستان کے متعلق ایک مختصر کتاب لکھی ہے۔ جناب سید شاہ محمد صاحب کی زیر صدارت جاکرتا کی پاکستانی لیگ کا انتخابی اجلاس ہوا۔ مکرم شاہ صاحب جاکرتا پاکستان لیگ میں عہدیدار ہیں۔ اسی طرح مرکزی آل انڈونیشیا پاکستان لیگ کے بھی آپ وائس پریذیڈنٹ ہیں۔ اس سلسلہ میں یہ ذکر کر دینا بھی ضروری ہے کہ پچھلے سالوں میں جناب شاہ صاحب کو جوگجاکرتا میں اس زمانہ میں جبکہ جوگجاکرتا حکومت آف دی پبلک انڈونیشیا کا دارالخلافہ ہوا کرتا تھا شاندار کام کرنے کا موقعہ ملا۔ انڈونیشیاء میں پاکستان لیگ کے قیام کا سہرہ آپ ہی کے سر پہ ہے جوگجاکرتا میں آپ نے نہایت محنت سے ملک اور قوم کی خدمت کی۔ اتنی محنت سے گویا کہ آپ جس طرح ملک کی باقاعدہ نمائندگی کر رہے تھے۔ چنانچہ جب عزت مآب ڈاکٹر ملک عمر حیات صاحب سابق سفیر اعظم پاکستان برائے انڈونیشیاء جوگجاکرتا کے دورے پہ تشریف لے گئے تو آپ کو وہاں کے اکابرین کے ذریعہ اس کا علم ہوا چنانچہ آپ نے بھی اس امر کا ذکر کیا۔ جناب ڈاکٹر صاحب موصوف اس سال اپنے دوروں میں جہاں جہاں بھی تشریف لے گئے سلسلہ کے مبلغین اور دیگر احمدی افراد نے ان کے ساتھ پورا تعاون کیا۔ چنانچہ ڈاکٹر صاحب موصوف نے کئی موقعوں پہ جناب ڈاکٹر عبدالغفور صاحب احمدی آف سرابایا کی پر خلوص خدمات کو سراہا۔ اسی طرح جب آپ بالی تشریف لے گئے تو آپ کے اعزاز میں ہمارے مبلغ بالی نے (خاکسار راقم مضمون) وہاں ایک پارٹی دی جس میں وہاں کے حکام اور رؤساء کو بھی مدعو کیا۔ اسی طرح شمشیر جہاز کی بالی میں آمد پہ جہاز کے افسروں کے اعزاز میں ایک پارٹی دی جس میں وہاں کے گورنر صاحب بھی تشریف لائے۔

معزز افراد سے تعلقات

ہمارے مبلغین کو اس سال کے دوران میں بھی کئی ایک انڈونیشین لیڈروں حکام اور بڑے افراد سے ملاقاتوں کا موقعہ ملا۔ اکثر قومی اور سرکاری تقریبوں میں مبلغین کرام کو اپنے اپنے مقامات میں مدعو کیا جاتا رہا۔

جناب سید شاہ محمد صاحب کو امسال بھی حسب سابقہ پریذیڈنٹ ڈاکٹر سوکارنو صاحب کے محل میں کئی تقریبوں کے موقعوں پہ مدعو کیا جاتا رہا۔ شاہ صاحب کا تعارف جناب پریذیڈنٹ حکومت ری پبلک انڈونیشیاء سے پہلی بار ماہ مارچ ۱۹۴۷ء میں اس موقعہ پہ ہوا۔ جبکہ تبلیغی اغراض کے لئے جوگجاکرتا میں ان کے محل میں ملاقات کی۔ اس موقعہ پہ تقریباً پونا گھنٹہ تبلیغی گفتگو ہوتی رہی۔ اور شاہ صاحب نے اس موقعہ پہ لٹریچر جماعت بھی پیش کیا۔ قارئین کرام کو یاد ہوگا کہ ڈاکٹر محمد حطا صاحب وائس پریذیڈنٹ حکومت ری پبلک انڈونیشیا نے ایک موقعہ پہ ہالینڈ میں ذکر بھی کیا تھا کہ وہ جماعت احمدیہ کے مبلغین کو اچھی طرح جانتے ہیں اور ان سے واقفیت ہے۔ جناب شاہ صاحب نے اپنے جوگجاکرتا کے زمانہ میں متعدد بار جناب پریذیڈنٹ اور جناب وائس پریذیڈنٹ سے ملاقاتیں کیں۔ سلطان آف جوگجاکرتا کو بھی شاہ صاحب نے ایک خاص ملاقات کے دوران میں پیغام حق پہنچایا۔ اور لٹریچر پیش کیا۔ اسی طرح کئی وزراء اور دیگر لیڈران ملک سے بھی کئی مواقع پہ ملاقاتیں ہوئیں۔

اس سال ہمارے مبلغین میں سے جناب سید شاہ محمد صاحب رئیس التبلیغ انڈونیشیاء اور جناب ملک عزیز احمد صاحب مبلغ تاسکملایا انڈونیشیاء اچھا خاصہ عرصہ بیمار رہے اور کئی کئی ماہ صاحب فراش رہے۔

جناب مولوی عبدالواحد صاحب مبلغ باندونگ بھی دو تین دفعہ بیمار ہوئے اور بعض اوقات تو ایک ایک مہینہ تک صاحب فراش رہے۔ لیکن اس کے باوجود یہ تمام دوست سلسلہ کے فرائض کو بیماری میں ہی سرانجام دیتے رہے۔

تیسری کامیاب سالانہ کانفرنس

اس مختصر نوٹ کے بعد اب ہم تیسری کانفرنس کی طرف آتے ہیں۔ اس سے قبل یہ امر ذکر کر دینا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ باندونگ میں جو دوسری کانفرنس ۱۹۵۰ء میں ہوئی۔ انڈونیشیاء کی تاریخ احمدیت میں یہ ایک پہلا موقعہ تھا جبکہ جزیرہ سماٹرا سے شمالی۔ وسطی اور جنوبی سماٹرا اور جزیرہ جاوا سے مغربی۔ وسطی۔ اور مشرقی جاوا کی جماعتوں کے نمائندے نیز جزیرہ سیلیبس کے نمائندے ایک جگہ اکٹھے ہوئے۔ اب کی دفعہ تیسری کانفرنس کے انعقاد میں بعض دقتیں تھیں۔ پہلی دو کانفرنسیں تو جاوا میں منعقد ہوئیں جہاں کہ جماعت کی تعداد زیادہ ہے اور ملک میں ذرائع آمد و رفت میں کافی سہولتیں ہیں۔ لیکن اب کی دفعہ یہ تیسری کانفرنس پاڈانگ (سماٹرا) میں ہونے والی تھی جس میں شمولیت کے لئے جاوا سے کم از کم ایک سو احباب نے شامل ہونا تھا۔ آمد و رفت کے ذرائع اس طرح آسان نہیں جس طرح جاوا میں ہیں۔ جاوا سے جانے والے احباب کو کم از کم پندرہ بیس دن خرچ کرنے پڑتے تھے۔ مرکزی عہدیداران رسالے کے ممبروں میں نوے فیصدی سرکاری ملازم ہیں۔ اسی طرح باقی اکثر احباب کا حال بھی تھی۔ اتنی زیادہ چھٹی ملنی بھی ایک مشکل امر تھا اور پھر اس کے علاوہ اخراجات سفر بھی کافی تھے۔ لیکن ان مشکلات کے باوجود ہماری یہ تیسری کانفرنس منعقد پاڈانگ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہر طرح سے نہایت کامیاب و ازدیاد ایمان کا باعث ہوئی۔

ابتدائی انتظامات

بہرکیف اس کانفرنس سے کئی ماہ قبل انتظامات شروع کر دیئے گئے۔ جماعتوں سے نمائندگان اور زائرین کی لسٹ اور تعداد طلب کی گئی۔ جانے والے افراد کا اندازہ کرکے تقریباً ۳ ماہ پہلے جہاز ران کمپنی سے اسی ۸۰ افراد کے لئے ڈیک میں جگہ ریزرو کرانے کا انتظام کیا گیا۔ مکرم شاہ صاحب نے ستمبر کے آخر پہ پاڈانگ کا دورہ کرکے ضروری تیاریاں اور انتظامات کا مناسب انتظام کیا۔ جاوا کی تمام جماعتوں کے احباب نے جہاز کی روانگی سے قبل جاکرتا پہنچ جانا تھا۔ جہاز کی روانگی ۲۲ دسمبر کو تھی۔ جاکرتا میں ایک استقبالیہ کمیٹی بنائی گئی۔ مہمان ۱۸ دسمبر سے آنے شروع ہو گئے۔ جو کہ ۲۱ دسمبر تک آتے رہے۔

روانگی سے چند روز قبل تک یہ غالب خیال تھا کہ امیر جماعت ہائے انڈونیشیاء (جناب سید شاہ محمد صاحب بوجہ صاحب فراش ہونے کے سفر نہیں اختیار کر سکیں گے۔ انہی دنوں میں جناب مولوی عبدالواحد صاحب بھی اچانک بیمار ہو گئے اور ڈر تھا کہ آپ بھی قافلہ کے ساتھ شامل نہ ہو سکیں گے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہوا کہ روانگی سے دو تین روز قبل جناب شاہ صاحب کی صحت قدرے اچھی ہونی شروع ہو گئی اور صرف ایک روز قبل آپ نے جانے کا فیصلہ کر لیا۔ ڈاکٹر نے بھی اس شرط پہ اجازت دی کہ ایک دن رات میں صرف دو گھنٹے زیادہ سے زیادہ بیٹھ کر کام کرنے کی اجازت ہے زیادہ بیٹھنے اور حرکت کرنے سے منع کیا گیا۔

جناب ملک عزیز احمد صاحب مبلغ تاسکملایا اور خاکسار بھی روانگی سے چند روز قبل جاکرتا پہنچ چکے تھے۔ جناب مولوی عبدالواحد صاحب ۲۱ دسمبر کو جاکرتا پہنچے۔ آپ چل نہیں سکتے تھے اور اٹھا کر ایک جگہ سے دوسری جگہ لائے جاتے تھے۔ کیونکہ درد نقرس کی وجہ سے ان کے پاؤں متورم تھے۔

جہاز کا سفر

جہاز میں سفر کرنے والے قافلہ کی کل تعداد ۷۹ افراد تھی۔ جن میں چار مبلغین۔ اکاون ۵۱ احباب نمائندگان اور عہدیداران۔ بیس خواتین لجنات اماء اللہ کی نمائندہ اور چار نمائندگان مجالس خدام الاحمدیہ تھے۔ اس سے قبل تین احباب ایک ہفتہ پہلے سے روانہ ہو چکے ہوئے تھے۔ افسوس ہے کہ بعض مرکزی عہدیداران باوجود کوشش رخصت نہ ملنے کی وجہ سے قافلہ کے ساتھ شریک نہ ہو سکے جماعتہائے احمدیہ انڈونیشیاء کے پریذیڈنٹ جناب موکری یرماوی صاحب تنگی وقت کی وجہ سے ہمارے بعد ہوائی جہاز کے ذریعہ روانہ ہوئے۔ اور ہمارے ساتھ ہی ہم سے چند گھنٹے قبل پاڈانگ پہنچ گئے۔ باگندا ذکریا صاحب اور ان کے صاحبزادے عبدالرزاق صاحب بھی جاکرتا سے ۲۶ دسمبر کو ہوائی جہاز کے ذریعہ پاڈانگ پہنچ گئے۔

مہمانوں کی رہائش کے انتظامات

جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ہے جاکرتا میں

احمدیت سے توبہ نامہ کی تردید

اخبار زمیندار ۱۲ جنوری میں قاضی شیر محمد صاحب (علی پور) کے متعلق خبر شائع کی گئی ہے کہ انہوں نے مرتے وقت مرزائیت سے توبہ کی اور ان کے لڑکے مبارک احمد نے بھی مرزائیت سے بیزاری کا اعلان کیا۔ حالانکہ قاضی شیر محمد صاحب بفضل خدا زندہ و سلامت ہیں اور مخلص احمدی ہیں۔ ان کے صاحبزادہ مبارک احمد صاحب مخلص احمدی نوجوان ہیں۔

قرآن کریم میں لکھا ہے کہ گنہگاروں کی بداعمالیوں پہ ان کے ہاتھ پاؤں اگلے جہان میں گواہی دیں گے مگر ان لوگوں کے ہاتھ پاؤں ان کے خلاف اس جہان میں گواہی دے رہے ہیں

(چودھری) عبدالواحد ب۔ا۔

لوکل جماعت کی طرف سے بھی جاکرتا میں آنیوالے مہمانوں کی رہائش طعام وغیرہ کے انتظام کے لئے ایک استقبالیہ کمیٹی بنائی گئی اور جیساکہ اوپر ذکر کیا جاچکا ہے۔ مختلف جماعتوں سے نمائندے اور زائرین ۱۸ر دسمبر سے جاکرتا آنے شروع ہو گئے۔ اللہ تعالےٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ جاکرتا کی مسجد اور اس کے اوپر مہمانوں کے لئے ایک وسیع کمرہ تیار ہوچکا ہوُا تھا۔ اور مہمانوں کو ہر طرح سے آرام پہنچا چار پانچ روز استقبالیہ کمیٹی اور لجنہ اماء اللہ جاکرتا نے مہمانوں کی سہولت کے لئے دن رات نہایت جانفشانی اور اخلاص سے کام کیا۔ استقبالیہ کمیٹی میں مجلس خدام الاحمدیہ کے اراکین تھے۔

دوران سفر کے لئے بھی ایک کمیٹی بنائی گئی۔ جس کے سپرد یہ کام تھا کہ انجمن جاکرتا سے روانگی کے وقت سے لے کر پاڈانگ پہنچنے تک تمام ضروری امور سرانجام دے۔ ۲۲ر تاریخ بروز ہفتہ چار بجے شام جہاز کی روانگی کا وقت تھا۔ دس بجے تمام احباب مسجد ھدایت (مسجد احمدیہ جاکرتا) میں جمع ہوگئے۔ کانفرنس میں جانیوالوں کو الوداع کرنے کے لئے جماعت جاکرتا کے احباب کی ایک بڑی تعداد جمع ہوچکی تھی۔ مسجد سے روانگی سے قبل تمام احباب سمیت جناب شاہ صاحب نے لمبی دعا کی۔ اس وقت ایک عجیب منظر تھا۔ اور رقت طاری تھی۔ احباب اپنے پیارا امیر کے ساتھ اللہ تعالےٰ کے حضور گڑگڑا کر دعائیں کر رہے تھے۔ دعا کے بعد پہلا گروپ بندرگاہ کو جانے کے لئے روانہ ہُوا۔ روانگی سے قبل جناب شاہ صاحب نے اپنی علالت کی وجہ سے جناب ملک عزیز احمد صاحب کو سفر کے دوران میں امیر قافلہ مقرر کیا۔ اور کمیٹی کو ہدایت کی۔ کہ وہ تمام انتظامات ملک صاحب کی ہدایات کے ماتحت سرانجام دیں۔

وقارِ عمل کی روح کا عملی مظاہرہ

ایک بجے تک تمام احباب بندرگاہ پر پہنچ گئے تو۔ جہاز کے ایک افسر سے ملکر اس بات کا انتظام کیا گیا کہ ہمارے قافلہ کے لئے ایک علیحدہ جگہ دی جائے۔ الحمد للہ کہ جہاز کے ذمہ دار افسران نے ہمارے ساتھ نہایت عمدہ سلوک کیا اور ہمارے قافلہ کو سب سے پہلے جہاز پر چڑھنے کا موقعہ دیا۔ تین بجے جہاز پر سوار ہو گئے۔ ہمارے لئے ایک علیحدہ جگہ جہاز کے پچھلے پر مقرر کی گئی۔ چونکہ صرف ہمارا ہی قافلہ تھا۔ چند غیر افراد کو ہماری اجازت سے ایک کنارے پر جگہ دی گئی۔ مستورات کے لئے پردہ کا انتظام کیا گیا۔ یہ بات قابل ذکر ہے۔ کہ قافلہ کا سارا کا سارا سامان احباب نے خود ہی اٹھایا۔ جوکہ قریباً دو سو نگ تھے۔ یعنی احباب نے وقار عمل کی روح کا عملی مظاہرہ کیا۔ بندرگاہ کے ملازمین اور دیگر دیکھنے والوں پر اس کا خاص اثر دکھائی دیتا تھا۔ پاڈانگ پہنچکر بھی سارا سامان احباب نے خود ہی اٹھایا۔ جہاز سے موٹروں کا اڈہ کافی دور تھا۔ لیکن ہمارے احباب نے ایک خاص نظام کے ساتھ تھوڑے وقت کے اندر تمام سامان ہاتھوں ہاتھ لاریوں پر چڑھادیا اگر سامان قلیوں سے اٹھوایا جاتا۔ تو کم از کم دو اڑھائی ہزار روپیہ خرچ کرنا پڑتا۔ ہمارے اس قافلہ میں بعض اچھے ذی حیثیت افراد بھی تھے۔ جن میں سے خاص طور پر جناب حسن احباء برمادی صاحب ہیں جو کہ وزارت داخلہ میں پارلیمنٹ کے عہدہ پر فائز ہیں یہ عہدہ ہمارے ملک میں اسسٹنٹ کمشنر کے عہدے کے برابر ہے۔ انہوں نے تو عین جوانمردی اور شوق سے سامان اٹھایا۔ اس کے دیکھنے سے معلوم ہوتا تھا کہ ان کی ساری خوشی گویا اسی میں ہے۔ کہ وہ سلسلہ کے لئے اپنے احمدی احباب کا سامان اٹھا اٹھا کر دوسری جگہ لے جاتے جائیں۔ ان کے چہرے پر تھکاوٹ کے ذرا بھر آثار نظر نہ آتے تھے۔ اور اس سارے عرصہ میں محبت و خلوص سے بھرا ہُوا تبسم ان کے چہرے پر دکھائی دیتا رہتا تھا۔ ان کے علاوہ بعض اور دوستوں مثلاً برادر عبدالواحد صاحب (ہمارا پاکستانی) نے بھی نہایت محنت اور اخلاص کا عمدہ نمونہ دکھایا۔ جہاز پورے ۴ بجے ساحل سے علیحدہ ہو گیا۔ جہاز کی روانگی سے قبل تمام قافلہ اور الوداع کرنے والوں نے ملکر دعا کی۔

اس جہاز میں سفر کرنیوالوں میں سے بیشتر حصہ ہمارے ایسے احباب کا تھا۔ جو پہلی دفعہ سمندری سفر پر روانہ ہو رہے تھے۔ اس لئے ہم سب کو خدشہ تھا کہ کہیں راستہ میں احباب کو زیادہ تکلیف نہ ہو کیونکہ بحر ہند میں یعنی سماٹرا کے جنوب میں اکثر طوفان آتے رہتے ہیں۔ اور خصوصاً ماہ دسمبر و جنوری میں تو اس سمندر کے اندر خوب تلاطم رہتا ہے۔ جو لوگ اکثر پاڈانگ اور جاوا کے درمیان سفر کرتے رہتے ہیں وہ سب بتلاتے تھے۔ کہ روانگی کے بارہ گھنٹے کے بعد عام طور پر کوئی مسافر کھڑا نہیں ہو سکتا۔ متلی اور قے کی شکایت ہر ایک کو ہو جاتی ہے۔ بہر کیف ہمارا یہ جہاز (Janssens) نامی پہلے دن خوب مزے سے چلتا رہا۔ ایک دو خاتون کو خفیف سی تکلیف محسوس ہوئی۔ لیکن اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے پہلا دن خیر و خوبی سے گذر گیا۔ اور دوسرے روز Sunda Straits سے بھی گزر گئے۔ سمندر بالکل ساکن نظر آتا تھا۔

جہاز میں نماز باجماعت کا باقاعدہ انتظام تھا جیساکہ اوپر ذکر کیا جاچکا ہے۔ مستورات کے لئے پردے کا انتظام کیا گیا ہُوا تھا۔ ایک طرف پردے کا خیال دوسری طرف باجماعت نمازیں التزام سے ادا کرنی۔ یہ امور ایسے تھے۔ جن سے غیر احمدی مسافر بھی متاثر نظر آتے تھے۔ سب جہاز والوں کو معلوم ہو گیا کہ ہم کانفرنس کے لئے جارہے ہیں

کانفرنس میں شریک ہونیوالے تمام دوستوں نے اپنے سینہ پر بیج لگائے ہوئے تھے۔ جن پر یہ لفظ لکھے ہوئے تھے

"Kongress Djem-aat Ahmadiyah Padang"

(کانفرنس جماعت احمدیہ پاڈانگ)

جہاز میں درس و تدریس اور لیکچروں کا سلسلہ بھی جاری رہا۔ جن میں بعض غیر احمدی دوست بھی شامل ہو جاتے تھے۔ بعض دوستوں نے تبلیغ کے لئے بعض ساتھی تلاش کر لئے۔

جہاز کے کپتان کو تبلیغ

۲۵ر دسمبر کو عصر کے قریب جہاز نے پاڈانگ پہنچ جانا تھا۔ یہ دیکھتے ہوئے کہ کرسمس کا دن ہے کپتان جہاز سے ملاقات کا وقت مقرر کیا۔ تاکہ اسے اس موقعہ پر مبارکباد بھی دی جائے۔ اور جہاز کے عملہ کے حسن سلوک کا شکریہ بھی ادا کیا جائے اور تبلیغ کا موقعہ بھی نکالا جائے۔ چنانچہ مبلغین سلسلہ مرکزی عہدیداران و چند دیگر احباب کا بارہ ۱۰ احباب پر مشتمل ایک وفد ساڑھے دس بجے دن انہیں ان کے کمرے میں ملنے گیا۔ امیر المبلغین صاحب نے سب سے قبل کرسمس کی مبارکباد دی کے بعد اپنی طرف سے اور قافلہ کے تمام افراد کی طرف سے ان کا شکریہ ادا کیا اور کہا ہمیں اس سفر میں آپ لوگوں کی طرف سے کافی سہولتیں ملی ہیں۔ کپتان صاحب حیران ہو کر کہنے لگے۔ کہ میں نے تو آج تک کسی ڈیک مسافر کو شکریہ ادا کرتے نہیں دیکھا۔ بلکہ اس کے برعکس لوگ شکوہ ہی کرتے رہتے ہیں۔ جناب شاہ صاحب نے اس وفد کے تمام احباب کا تعارف کرایا۔ بعد میں متفرق باتیں ہوتی رہیں۔ کپتان جہاز کو سلسلہ کی دو کتب بزبان انگریزی اور ایک قسم کی انڈونیشین مٹھائی بھی پیش کی گئیں۔ انہوں نے خوشی سے قبول کیا۔ جماعت احمدیہ سے مختصر الفاظ میں روشناس بھی کرایا گیا۔ اور انہیں بتایا گیا کہ دنیا کے مختلف حصوں میں ہمارے مشن قائم ہیں۔ ہالینڈ میں بھی جماعت احمدیہ کا مشن ہے جہاں کہ عنقریب ایک مسجد تعمیر کی جائے گی۔

کپتان صاحب نے لیمن کی ٹھنڈی بوتلوں سے وفد کی تواضع کی اور شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے کہا کہ میں نے بعض اوقات آپ لوگوں کو جہاز میں اذان دیتے اور نماز پڑھتے بغور دیکھا ہے۔ مزید کہنے لگے کہ میرے تجربہ میں کبھی ایک دفعہ بھی یہ بات دیکھنے میں نہیں آئی۔ کہ اس موسم میں یہ سمندر اس طرح سے ساکن ہو۔ کیونکہ عام طور پر دسمبر اور جنوری کے مہینوں میں بارش طوفان اور طغیانی کا زور رہتا ہے۔ اور کہ یہ اس کی دفعہ ایک غیر معمولی امر ہوُا ہے۔ کہ نہ تو آندھی ہے اور نہ ہی طوفان ہے اور نہ ہی بارش ہوئی ہے۔ اور نہ ہی سمندر میں تلاطم رہا ہے۔ "No doubt this is a wonder" پھر کہنے لگے شاید آپ کی کانفرنس کی برکت سے موسم ایسا اچھا رہا ہے۔ لہٰذا خداوند کریم کا شکر کریں۔ اسکے بعد ان کے کمرے کے اوپر وفد کے ساتھ کپتان جہاز اور جہاز کے ایک دوسرے بڑے افسر کے ساتھ اکٹھے فوٹو بنائے گئے آپ نے آتی دفعہ ہمیں کہا کہ میں حتی الامکان یہ کوشش کروں گا۔ کہ آپ کے قافلہ کو واپسی پر اب کی دفعہ سے بھی زیادہ سہولتیں پہنچ سکیں۔ کیونکہ ہمارے قافلہ نے پاڈانگ سے واپسی پر اسی جہاز پر جاکرتا روانہ ہونا تھا۔

جہاز کے ملازمین بھی یہی کہہ رہے تھے۔ کہ سمندر کا اس موسم میں اس طرح سے ساکن رہنا ایک عجیب امر ہے۔ اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگا کہ ہم سب نمازوں میں قیام کھڑا ہونے کی حالت میں کرتے تھے حتی کہ ہمارے بیمار شدہ صاحب بعض اوقات جب نماز پڑھاتے تو ان کے بزرگ چچا حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ یاد آجاتے

پاڈانگ کی بندرگاہ میں

۲۵ر دسمبر کو اڑھائی بجے ہمارا جہاز پاڈانگ کے پانیوں میں پہنچ گیا۔ اور پانچ بجے ہم ساحل پر اتر گئے بندرگاہ پر جناب مولوی امام الدین صاحب مبلغ پاڈانگ جماعت پاڈانگ کے بہت سے احباب کے ساتھ پہلے سے موجود تھے۔ بلکہ بعض دوست تو صبح کے نو بجے سے بندرگاہ پر لگاتار انتظار کر رہے تھے بندرگاہ سے نکلنے سے قبل تمام احباب نے ملکر ایک دفعہ اور اللہ تعالےٰ کے حضور دعا کی۔ خواتین کو پہلے روانہ کیا گیا۔ اور بعد میں مرد روانہ ہوئے۔ مغرب سے قبل تمام احباب خیر و عافیت سے انجمن کے مقام پر پہنچ گئے۔ یہ قابل ذکر بات ہے کہ دوران سفر میں کسی بھائی کی کوئی چیز ضائع نہیں ہوئی۔

درخواستہائے دعا

مکرم برادرم ڈاکٹر محمد الدین صاحب سابق صدر دارالبرکات قادیان حال انچارج جیل ہسپتال پشاور بعارضہ بخار۔ نزلہ۔ زکام۔ کھانسی سے زیادہ بیمار ہوگئے ہیں۔ احباب درد دل سے ڈاکٹر صاحب موصوف کی صحتیابی کے لئے دعا فرمائیں (خاکسار شیخ محمد الدین مختار عام صدر انجمن احمدیہ)

(۲) میں بعارضہ بخار بیمار ہوں۔ احباب دعائے صحت فرمائیں

(عبید اللہ گیانی از گوجرانوالہ)

اظہارِ حق! (۲)

منقول از التبلیغ (ربوہ)

"التبلیغ" جلد ۲ نمبر ۷ مورخہ ۲۱ر فروری ۱۹۵۲ء میں مولوی سمیع اللہ خان صاحب فاروقی جالندھری کے ایک ٹریکٹ موسومہ "اظہارِ حق" سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دس پیشگوئیاں نقل کی گئی تھیں۔ باوجود اس کے کہ مولوی صاحب موصوف احمدی نہیں ہیں۔ انہوں نے ان پیشگوئیوں کے پورے ہونے کا اقرار کر کے اپنی انصاف پسندی کا ثبوت دیا ہے۔ اب ان کے اسی ٹریکٹ "اظہارِ حق" سے پیشگوئیوں کا باقی حصہ بھی شائع کیا جاتا ہے۔

ان پیشگوئیوں کے آخر میں وہ ایک حیرت انگیز واقعہ کا ذکر کرتے ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کے غیر معمولی مواخذہ سے تعلق رکھتا ہے۔ اور جو ناظرین کے لئے بھی خاص طور پر توجہ کے لائق ہے۔ مولوی صاحب موصوف ان اشخاص میں سے ہیں۔ جو مسلمانوں کے مختلف فرقوں کے اتحاد کی ضرورت پر زور دیتے ہیں۔ اس بارہ میں ہمارا مسلک یہ ہے۔ کہ تمام اسلامی فرقے اپنے مخصوص عقائد پر قائم رہ کر بھی سیاسی امور میں متحد ہو سکتے ہیں۔ اور سیاسی امور میں متحد ہونے کے لئے اس امر کی ذرا بھی ضرورت نہیں۔ کہ کوئی فرقہ بھی اپنے مخصوص عقائد کو ترک کرے۔ کیونکہ عقائد کا تعلق بندے اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہے۔ جس میں حسب تعلیم قرآنی کوئی جبر اکراہ نہیں ہونا چاہیئے۔ (ایڈیٹر)

(۱۱) مولوی کرم الدین صاحب نے مرزا صاحب کے خلاف ازالہ حیثیت عرفی کا دعویٰ گورداسپور کی عدالت میں دائر کیا۔ بنائے دعویٰ مرزا صاحب کے یہ الفاظ تھے۔ جو انہوں نے مولوی کرم الدین کے خلاف استعمال کئے تھے۔ یعنی لئیم اور کذاب۔ عدالت ابتدائی نے مرزا صاحب کو ملزم قرار دیتے ہوئے سزا دیدی لیکن مرزا صاحب کو اطلاع ملی "ہم نے تمہارے لئے لوہے کو نرم کر دیا۔ ہم کسی اور معنی کو پسند نہیں کرتے..... ان کی کوئی شہادت قبول نہیں کی جائیگی" اس کے بعد مرزا صاحب نے اپیل دائر کی جس پر صاحب ڈویژنل جج نے لکھا کہ کذاب اور لئیم کے الفاظ کرم الدین کے حسب حال ہیں۔ چنانچہ مرزا صاحب کو بری کر دیا۔

(۱۲) محولہ بالا مقدمہ کے مجسٹریٹ سماعت کنندہ مسٹر آتما رام کی متعلق مرزا صاحب کو اطلاع ملی۔ کہ آتما رام اپنی اولاد کے ماتم میں مبتلا ہوگا جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ بیس پچیس دن کے عرصہ میں یکے بعد دیگرے اس کے دو بیٹے وفات پا گئے۔

(۱۳) اپریل ۱۹۰۵ء میں آپ کو اطلاع ملی۔ کہ "زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی باحال زار" یہ اس وقت کی بات ہے جب کہ زار اپنی پوری قوت اور طاقت کے ساتھ روس کے کروڑہا بندگانِ خدا پر خود مختارانہ حکومت کر رہا تھا۔ لیکن چند ہی سال بعد انقلاب روس کے موقعوں پر بالشویکوں کے ہاتھ سے زار روس کی جو گت بنی وہ نہایت ہی عبرت انگیز ہے دنیا کا سب سے بڑا خود مختار بادشاہ پابجولاں ہے۔ اس کے خاندان کے تمام ارکان پابند سلاسل ہیں اور باغی اپنی سنگینوں اور بندوقوں سے خاندان شاہی کے ایک ایک رکن کو ہلاک کرتے ہیں۔ جب زار کے تمام بچوں اور بیوی کو باغی تڑپا تڑپا کر مار چکے ہیں۔ تو زار کو نہایت بے رحمانہ طریق پر قتل کر دیتے ہیں۔

(۱۴) ۱۸۷۷ء کی بات ہے۔ کہ مرزا صاحب نے عالم رؤیا میں دیکھا۔ کہ رلیا رام وکیل نے ایک سانپ میرے کاٹنے کے لئے مجھے بھیجا ہے۔ اور میں نے اسے مچھلی کی طرح تل کر واپس کر دیا ہے۔ اس رؤیا کے بعد مرزا صاحب نے رلیا رام وکیل کے اخبار میں چھپنے کے لئے ایک مضمون بھیجا۔ اور اس پیکٹ میں ایک خط بھی رکھ دیا۔ مرزا صاحب کو یہ علم نہ تھا۔ کہ پیکٹ میں خط رکھنا قانون ڈاکخانہ کی رو سے جرم ہے اور رلیا رام وکیل جانتا تھا۔ کہ مرزا صاحب کا یہ فعل قانونی طور پر جرم ہے۔ اور اس کی سزا پانچصد روپیہ جرمانہ اور چھ ماہ قید ہے۔ رلیا رام نے اس خط کی مخبری کر دی۔ جس پر افسران ڈاک نے مرزا صاحب پر مقدمہ چلا دیا۔ عدالت گورداسپور سے طلبی ہوئی۔ مرزا صاحب نے وکیلوں سے مشورہ کیا۔ تو ان سب نے یہی کہا۔ کہ سوائے جھوٹ بولنے کے کوئی چارہ نہیں ہے۔ لیکن مرزا صاحب نے جھوٹ بولنے سے انکار کر دیا۔ بلکہ عدالت میں اقبال کیا۔ کہ یہ میرا خط ہے۔ پیکٹ بھی میرا ہے۔ میں نے اس خط کو پیکٹ کے اندر رکھ کر روانہ کیا تھا۔ مگر میں نے بدنیتی سے یہ کام نہیں کیا۔ افسر ڈاک نے جو مدعی تھا مرزا صاحب کو پھنسانے کی بہتیری کوشش کی۔ لیکن اس کے دلائل کا عدالت پر کچھ اثر نہ ہوا۔ چنانچہ عدالت نے مرزا صاحب کو بری کر دیا۔

اب دیکھنا یہ ہے کہ عرصہ پہلے رلیا رام کا سانپ بھیجنا۔ مرزا صاحب کا تلی ہوئی مچھلی لوٹانا۔ اور پھر اس مقدمہ کا رلیا رام کے ہاتھ سے شروع ہونا اور مرزا صاحب کا بازرشتہ طور پر بری ہونا اپنے اندر کئی سبق رکھتا ہے۔ یہ نہیں ہو سکتا۔ کہ کوئی شخص انکل پچو طریق پر ایسی پیشگوئی کر دے جو حرف بحرف پوری ہو کر رہے۔

چشم بصیرت رکھنے والے لوگوں کے لئے ان پیشگوئیوں کی صداقت میں شبہ کی کوئی گنجائش نظر نہیں آتی۔ پھر سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ بعض لوگ کیوں مرزا دشمنی میں اپنے آپ کو مبتلا کر رہے ہیں۔ اور ایسے خوامخواہ کی جانب سے چشم پوشی کر رہے ہیں۔ جن کی تکذیب محال ہے۔ علمائے اسلام سے مؤدبانہ التماس ہے۔ کہ وہ بتلائیں کہ کئی کئی سال پہلے پتہ کی باتیں کہہ دینا سوائے تائید خداوندی کے کسی اور صورت میں بھی ممکن ہے؟ اگر نہیں تو ایک ایسے آدمی کی تکفیر کرنا ازروئے اسلام کہاں تک جائز ہے؟

(۱۵) ۱۸۸۲ء میں مرزا صاحب کو یہ خبر تواتر کے ساتھ دی گئی کہ "میں تمہاری مدد کروں گا" اب دیکھنے والے یہ دیکھتے ہیں۔ اور جاننے والے یہ جانتے ہیں۔ کہ عیسائیوں نے بلکہ خود مسلمانوں نے آپ کے خلاف کئی مقدمے کھڑے کئے۔ اور ہر مقدمہ میں بالآخر مرزا صاحب کو ہی فتح اور کامرانی حاصل ہوئی۔ سلسلہ احمدیہ کے مٹانے اور درہم برہم کرنے کے لئے چاروں طرف سے حملے کئے گئے مگر یہ امر واقعہ ہے کہ احمدیت برابر زور سے ترقی کرتی رہی اور کر رہی ہے۔

جن دنوں محولہ بالا پیشگوئی کی گئی ان دنوں میں مرزا صاحب کے پیروؤں کی تعداد شاید انگلیوں پر گنی جا سکتی تھی۔ لیکن آج یہ حالت ہے۔ کہ ہندوستان کا شاید ہی کوئی ایسا شہر ہوگا۔ جس میں مرزائیت روز افزوں ترقی کر رہی ہے اور احرار کی شدید ترین مخالفت کے باوجود مرزائیت پھیلتی جا رہی ہے۔

(۱۶) ۱۸۹۱ء میں آپ کو اطلاع ملی کہ "میں تجھے زمین کے کناروں تک عزت کے ساتھ شہرت دوں گا اور تیرا ذکر بلند کر دوں گا" اس وقت بظاہر اس پیشگوئی کے پورا ہونے کے کوئی اسباب موجود نہ تھے۔ لیکن ہم حیرت سے دیکھتے ہیں۔ کہ اس بے کسی کے عالم میں کی ہوئی پیشگوئی آج حرف بحرف پوری ہو رہی ہے۔ اور مرزائیت دنیا کے دور دراز ممالک میں پھیلتی چلی جا رہی ہے۔ یورپ کے قریباً تمام ممالک میں مرزائی مبلغ پہنچ چکے ہیں۔ اور بڑے بڑے لوگ مرزائیت کے حلقہ بگوش بن رہے ہیں۔ اگرچہ یہ باتیں بادی النظر میں معمولی معلوم ہوں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ بے کسی اور بے بسی کے عالم میں ایک شخص کا اتنا بڑا دعویٰ کر دینا کوئی معمولی بات نہیں ہے۔ اس وقت کون جانتا تھا۔ کہ چند سال بعد ہی مرزائیوں میں اتنی قوت و طاقت پیدا ہو جائے گی۔ کہ وہ لاکھوں روپیہ سالانہ خرچ سے اپنے مبلغ ممالک یورپ میں بھجوا دینگے اور پھر کون سمجھ سکتا تھا۔ کہ بڑے بڑے لارڈ مرزائیت کو قبول کر لیں گے۔ یہ تمام باتیں دور از فہم تھیں۔ جو آج بڑی حد تک پوری ہو چکی ہیں۔ اور آثار و قرائن بتلاتے ہیں۔ کہ بہت جلد یہ پیشگوئی حرف بحرف پوری ہو کر رہے گی۔ ان حالات کے مطالعہ سے فطری طور پر یہ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ آخر وہ کونسی طاقت ہے۔ جو کئی کئی سال پہلے ایک ایسی بات منہ سے نکلوا دیتی ہے جو آخر کار پوری ہو کر رہتی ہے کاش اہل خرد سوچیں اور علمائے اسلام دلائل عقلی سے ثابت کریں۔ کہ کیونکر ایک کاذب ایسے ٹھکانے کی بات کہہ سکتا ہے۔ اور پوری کمزوری کے عالم میں کس طرح ایک مفتری کو یہ جرأت ہو سکتی ہے۔ کہ وہ نہایت بلند آہنگی سے اعلان کر دے۔ کہ اسے عزت اور غلبہ حاصل ہوگا۔

ہم مان لیتے ہیں۔ کہ ایک خدا کا خوف نہ رکھنے والا انسان اتنا بڑا طوفان باندھ سکتا ہے۔ لیکن کیا خدا کی یہ عادت ہے کہ وہ مفتریوں اور خائنوں کی تائید اور حمایت کرے؟ کیا خدا تعالیٰ کذب اور دروغ کی بھی سرپرستی کیا کرتا ہے؟ ہرگز نہیں پس ثابت ہوا کہ مرزا صاحب کے دعاوی اور پیشگوئیاں وضعی اور جعلی نہ تھیں۔ بلکہ وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے تھیں۔

(۱۷) نواب محمد علی خان آف مالیر کوٹلہ کی بیوی ابھی تندرست تھیں۔ کہ مرزا صاحب کو ان کی وفات کی اطلاع ملی۔ اور اس کے ساتھ ہی دکھلایا گیا۔ کہ "دردناک دکھ اور دردناک واقعہ" اس کی اطلاع نواب صاحب کو دی گئی۔ خدا کی قدرت کوئی چھ ماہ بعد بیگم صاحبہ کو سل کا عارضہ لاحق ہو گیا۔ اور آپ کچھ عرصہ بعد وفات پا گئیں ظاہر ہے کہ سل کا مرض نہایت تکلیف دہ ہوتا ہے اور اس مرض کا مریض دردناک دکھ میں مبتلا ہو کر راہی ملک عدم ہوتا ہے۔

بیگم صاحبہ کی صحت کی حالت میں اس قسم کی اطلاع کی اشاعت یقین کامل کے بغیر ناممکن ہے۔ اور یقین کامل خدا پر مضبوط ایمان اور اس کی جانب سے حتمی اطلاع کے بغیر محال ہے۔ ان تمام واقعات سے یہ امر سورج کی طرح روشن ہو جاتا ہے۔ کہ مرزا صاحب کو شرح صدر حاصل تھا۔ اور آپ کو مخاطبہ و مکالمہ کا شرف حاصل تھا۔

کون بدبخت کہہ سکتا ہے۔ کہ خدا پر جھوٹ باندھنے والا بھی دنیا میں کامیاب و بامراد ہو سکتا ہے اور اس کا سلسلہ روز افزوں ترقی کر سکتا ہے سلسلہ احمدیہ کی مسلسل ترقیاں اور اس جماعت کی پیہم کامیابیاں اس امر کی روشن دلیل ہیں۔ کہ نصرت الٰہی ان کے ساتھ ہے۔ خود مرزا صاحب نے فرمایا ہے کہ

کبھی نصرت نہیں ملتی درِ مولیٰ سے گندوں کو
کبھی ضائع نہیں کرتا وہ اپنے نیک بندوں کو

محولہ بالا شعر ہی بتاتا ہے کہ مرزا صاحب کو خدا تعالیٰ پر کامل توکل تھا۔ اور پورا بھروسہ تھا ورنہ جس کی طبیعت کے اندر گندگی اور پلیدی ہو اسے کیونکر جرأت ہو سکتی ہے۔ کہ وہ اعلان کرے کہ نصرت الٰہی گندوں کے لئے نہیں۔ بلکہ پاکبازوں کے لئے ہے

الغرض اس قسم کی بیسیوں پیشگوئیاں ہیں۔ جو پوری ہوئیں۔ اور جن کے اندر عظیم الشان نشانات موجود ہیں۔ ان واقعات کے متعلق اس امر کا اقرار ناگزیر ہے۔ کہ مرزا صاحب کو اللہ تعالیٰ سے ہمکلامی کا شرف حاصل تھا۔

ایک حیرت انگیز واقعہ

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ اگر کوئی مریض ہو یا مسافر ہو تو وہ دوسرے دنوں میں گنتی پوری کرے۔ یعنی بیمار اور مسافر بحالت مرض یا بصورت سفر روزہ نہ رکھے۔ بلکہ رمضان کے بعد چھوڑے ہوئے روزے رکھ لے۔ خدا تعالیٰ کی جانب سے اس رعایت کا فائدہ نہ اٹھانا کفرانِ نعمت

(باقی صفحہ ۷ پر)

جامعہ عثمانیہ کو ہندی یونیورسٹی بنا دیا جائے گا

کلکتہ کے مشہور اخبار ہندوستان اسٹینڈرڈ مورخہ ۳ مارچ ۱۹۵۲ء میں "ہندی یونیورسٹی" کے عنوان سے حسب ذیل خط شائع ہوا ہے:۔

شری جواہر لال نہرو جب گذشتہ دسمبر حیدر آباد کا دورہ کر رہے تھے۔ تو انہوں نے فتح میدان کے ایک عام جلسہ میں اعلان کیا تھا۔ کہ مرکزی حکومت عنقریب جامعہ عثمانیہ کو ہندی یونیورسٹی میں تبدیل کر دے گی۔ اور تازہ خبروں سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ فیصلہ کن تاریخ قریب آ رہی ہے۔ "ہندی یونیورسٹی" کا فقرہ مبہم ہے۔ اور اس کی وضاحت نہیں کی گئی ہے۔ لیکن پھر بھی اکثر لوگوں کا قیاس ہے۔ کہ یہ یونیورسٹی ایسی ہوگی۔ جس میں ذریعہ تعلیم صرف ہندی ہوگا۔ یہ اعلان بظاہر معصوم نظر آتا ہے۔ اس کے باوجود نہایت ہی دور رس نتائج کا حامل ہے۔ اس کوشش کو روکنے کی ایک تحریک اخبارات اور پلیٹ فارم سے برپا ہو چکی ہے۔

حیرت کی بات ہے۔ کہ مرکزی حکومت اس اقدام میں اس قدر نازیبا عجلت سے کیوں کام لے رہی ہے۔ اور اس ہندی یونیورسٹی کا تجربہ شمالی حصہ کے بجائے جہاں اس قسم کی یونیورسٹی قدرتی طور پر ترقی کر سکتی ہے۔ ملک کے دور دراز جنوبی علاقہ میں کیوں کیا جا رہا ہے۔ بنارس۔ علی گڑھ۔ لکھنؤ۔ الہ آباد۔ ساگر اور دہلی کی یونیورسٹیوں میں سے کسی ایک یونیورسٹی کو آسانی کے ساتھ "ہندی یونیورسٹی" کے تجربہ کا مرکز بنایا جا سکتا ہے کیونکہ یہ یونیورسٹیاں ہندوستان کے اس علاقہ میں واقع ہیں۔ جہاں ہندی بولی جاتی ہے۔ اور اس کے علاوہ ان میں سے یونیورسٹیاں پہلے ہی سے مرکزی حکومت کے زیر انتظام ہیں۔

جنوبی ہندوستان خصوصاً حیدر آباد اس قسم کے تجربہ کے لئے خاص طور پر "اردو شہنشاہیت" سے اس کی آزادی کے فوراً بعد قطعاً نامناسب جگہ ہے۔ حیدر آباد میں "پولیس ایکشن" اور نواب علی یاور جنگ وائس چانسلر عثمانیہ یونیورسٹی کو جنوبی امریکہ میں سفیر بنانے کی قیمت یقیناً یہ مجوزہ تبدیلی نہیں ہو سکتی۔ یہ اقدام افتراق انگیز ارادوں اور لسانی رقابتوں سے مکدر فضا میں نہ صرف بے موقع بلکہ بے محل بھی ہے۔

ضروری اعلان

بعض احباب نعش کو ربوہ لاتے ہوئے صندوق بہت لمبا چوڑا بنوا لاتے ہیں۔ علاوہ اس کے لکڑی پر فضول خرچی ہوتی ہے۔ یہاں آ کر ان کو پھر مزید تکلیف ہوتی ہے۔ قبر ایک اندازہ مقررہ کے مطابق یہاں تیار رہتی ہے۔ جب صندوق کی لمبائی چوڑائی زیادہ ہو۔ تو پھر ورثاء کو یہاں آ کر انتظار کرنا پڑتا ہے۔ قبر کو صندوق کے برابر تیار کرنا پڑتا ہے۔ صندوق کو زیادہ محفوظ کرنے کے لئے جو بالے تیار رکھے جاتے ہیں۔ ان کی جگہ لمبے بالے منگوانے کی وجہ سے دیر ہوتی ہے۔ اس طرح انتظار میں بہت وقت لگتا ہے۔ جنازہ کے ساتھ جو دوست تشریف لے جاتے ہیں۔ وہ بھی زیادہ انتظار کو تکلیف کا باعث سمجھتے ہیں۔ اس لئے صندوق کا اندازہ شائع کیا جاتا ہے۔ اس کے مطابق صندوق تیار کرایا جاوے۔

صندوق لمبائی عام طور پر چھ فٹ۔ چوڑائی عام طور پر ۲ فٹ۔
اونچائی اطراف کی ایک فٹ۔ درمیانی $1\frac{1}{2}$ فٹ۔

صندوق کو لکڑی حتی الوسع دیار کی لگائی جاوے۔ تختوں کی موٹائی $\frac{1}{2}$ ۱ انچ ہونی چاہیئے۔ صندوق کے تختوں کی لمبائی میں دونوں طرف اور نیچے دو دو پشتی بان لگائے جائیں۔

نوٹ:۔ آئندہ کے لئے انتظام کیا گیا ہے۔ کہ ایک صندوق یہاں مرکز میں تیار رہے۔ احباب اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

بقیہ صفحہ ٦

کے مترادف ہے۔ مرزا صاحب اور آپ کی جماعت خدا تعالیٰ کی طرف سے دی ہوئی اس رعایت سے پورا فائدہ حاصل کرنے کے حق میں ہے۔ جبکہ عام مسلمان اللہ تعالیٰ کی طرف سے دی ہوئی اس سہولت سے استفادہ کرنا غیر ضروری سمجھتے ہیں۔

سن ۱۹۰ء کے رمضان میں مرزا صاحب امرتسر تشریف لائے۔ اور آپ نے منڈوے ماتم ہال میں ایک لیکچر دیا۔ اور مرزا صاحب بحوالہ بالا ارشاد باری کے تحت روزہ نہ تھا۔ اثنائے لیکچر میں آپ کے کسی مرید نے چائے کا پیالہ پیش کیا۔ لیکن آپ نے ہاتھ سے پرے ہٹا دیا۔ چند منٹ بعد پھر اسی یا کسی دوسرے مرید نے آپ کے سامنے چائے کا پیالہ پیش کیا۔ تو غالباً آپ نے اس خیال سے منہ سے لگا لیا۔ کہ مجمع عام سے ڈر کر خدا کے ایک حکم سے روگردانی جائز نہیں۔

جب مرزا صاحب نے چائے کا پیالہ منہ سے لگا لیا۔ تو امرتسر کے مسلمان بھڑک اٹھے شور محشر برپا ہو گیا خشت باری شروع ہو گئی۔ اور لوگ مرزا صاحب پر حملہ کرنے کے لئے تیار ہو گئے۔ آپ کے مریدوں نے آپ کو حلقہ میں لے لیا۔ پولیس بھی موقعہ پر پہنچ گئی۔ اور آپ صحیح و سالم قیام گاہ پر پہنچ گئے۔

دوسرے برس عین ماہ رمضان کے اندر امرتسر میں اس قدر ملیریا پھیلا کہ شاید ہی کوئی انسان اس کی زد سے بچا ہو۔ مسلمان ماہ صیام میں بازاروں اور کوچوں میں بیٹھ کر حقہ نوشی کرتے تھے اور سوائے چند انسانوں کے (جو شاید تندرست ہوں) باقی تمام مسلمان بے روزہ تھے۔

اس واقعہ نے مسلمانان امرتسر کو گویا مجبور کر دیا۔ کہ وہ خدا کی دی ہوئی محولہ بالا رعایت سے استفادہ کریں اور اگر چشم بصیرت رکھتے ہوں تو سوچیں کہ علیم کل خدا نے جو عنایت عطا فرمائی ہے۔ اس سے فائدہ حاصل کرنا ہی پڑتا ہے

(۴) دماغی پریشانیوں میں عرصہ سے بیحد پریشان ہیں۔ وہ چند شرارت پسندوں کی شرارت کا نشانہ بنائے جا رہے ہیں۔ احباب موصوف کے لئے دعا فرمائیں۔ مرزا عبد الرؤف دار الفضل میڈیکل ہال سول بازار کیمبل پور (۵) سید احمد نور صاحب کابلی جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی ہیں۔ ایک عرصہ سے پھوڑے میں مبتلا ہیں۔ وہ میو ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ پہلے سے افاقہ ہے۔ دوستوں اور احباب سے درخواست دعا ہے۔ سید محمد نور جودھامل بلڈنگ لاہور

اعلان دار القضاء

چوہدری علی احمد صاحب چک ۲۹۷ ج ب گوجرہ ضلع لائلپور بنام چوہدری غلام احمد صاحب چک ۱۰۲ ریاست بہاولپور کا یکطرفہ فیصلہ ہو گیا تھا۔ مدعا علیہ کی درخواست پر یکطرفہ فیصلہ منسوخ کر کے ۵-۲-۵۲ تاریخ پیشی مقرر کی گئی تاکہ فریقین حاضر ہو کر اپنے اپنے ثبوت پیش کریں چوہدری علی احمد صاحب حاضر ہو گئے۔ مگر چوہدری غلام احمد صاحب کے نام کی رجسٹری واپس آ گئی ہے۔ کہ وہ لاپتہ ہیں۔ لہذا اخبار کے ذریعہ اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ فریقین ۲-۳-۵۲ کو ربوہ تشریف لائیں۔ اور پیروی کریں۔ اور کسی فریق کی غیر حاضری کی صورت میں یکطرفہ کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔ (ناظم دار القضاء سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ)

درخواست ہائے دعا

(۱) مندرجہ ذیل احباب میٹرک اور بعض دوسرے امتحانات میں شامل ہیں۔ احباب ان سب اصحاب کی ان امتحانات میں نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ فرمان الحق۔ اکرام الحق۔ انعام الحق قمر الحق پسران شیخ فضل حق صاحب مہری شاہ لاہور (۲) دختران حکیم عبد العزیز صاحب فیروز پوری (۳) بھانجہ اور بھانجی محمد حسین صاحب سیکرٹری مال حلقہ سنت نگر لاہور۔ (۴) میرے بہنوئی احتجاج علی صاحب زبیری A.R. ۔ ۵ کیمبل پور (۴۲)

ہندوستان کی نئی کابینہ کی تشکیل اپریل میں ہو گی

کلکتہ ۸ مارچ۔ نئی بھارتی کابینہ کی تشکیل اپریل کے آخر میں ہی ہو سکے گی۔ توقع ہے۔ کہ اس میں مغربی بنگال کو بھی نمائندگی دی جائے گی ــــ باخبر حلقوں کا خیال ہے کہ اقلیتوں کے وزیر مملکت مسٹر سی۔ سی۔ بسواس آئندہ مرکزی کابینہ میں وزیر کے عہدے پر فائز کئے جائیں گے۔ آپ کونسل آف سٹیٹ کی طرف سے پارلیمنٹ کے رکن منتخب ہوں گے۔ ۲۲ اور ۲۳ مارچ کو آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے اجلاس میں کانگرس کے تمام پارلیمانی رکن بھی شرکت کر رہے ہیں۔ وہ کانگریس کی نئی پارلیمانی پارٹی کے لیڈر اور دیگر عہدیداران کا انتخاب کریں گے (اسٹار)

برطانیہ میں اسلحہ تیار کرنے کے اخراجات میں اضافہ

لندن ۸ مارچ۔ ایک پارلیمانی سلیکٹ کمیٹی کی طرف سے بتایا گیا ہے کہ ملک کے دفاعی اخراجات میں اضافہ ہو رہا ہے۔ گذشتہ گیارہ ماہ میں ایک سینٹورین ٹینک کی قیمت ۲۵ ہزار پونڈ سے بڑھ کر ۳۰ ہزار پونڈ ہو گئی ہے اور ایک لڑاکا طیارے کی قیمت پہلے ۹۶۰۰ پونڈ تھی مگر اب ایک طیارے پر ۲۰،۷۶۱ پونڈ خرچ آتے ہیں۔ بمباروں کی قیمت ۹۱۵ و ۱۵ پونڈ سے بڑھ کر ۱۰۵ و ۸۹ پونڈ ہو گئی ہے۔ ملٹی جیٹ بمبار جو ان دنوں زیر تعمیر ہیں ان پر پہلے سے چار گنا لاگت آنے کی توقع ہے۔

ایک سین گن کی قیمت اب ۷ ۸ پونڈ ہے اور رائفل پر ۳ پونڈ ۱۰ شلنگ خرچ آتے ہیں۔ اور ۳۰۳ رائفل کے کارتوس ۸ پونڈ میں ایک ہزار تیار ہوتے ہیں۔ (اسٹار)

کولمبیا یونیورسٹی میں پاکستان و ایران کے علوم کی تعلیم بھی دی جائیگی

نیویارک ۸ مارچ۔ سال گذشتہ کے اواخر میں کولمبیا یونیورسٹی میں ایران اور پاکستان کے علوم کی تعلیم اور تدریس کے لئے بھی ۲ علیحدہ علیحدہ مراکز کھولے گئے ہیں۔ ان دونوں مراکز میں فی الحال متعلقہ ملکوں کے موجودہ اقتصادی، سماجی اور سیاسی مسائل کا مطالعہ کیا جائے گا۔ علاوہ ازیں ایران اور پاکستان کی زبانوں کے بارے میں بنیادی تعلیم دی جائے گی۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ کولمبیا یونیورسٹی کے ادارۂ علوم مشرق وسطیٰ میں اس سے پہلے مرکز اسرائیلی بھی قائم کیا گیا تھا۔ پاکستانی اور ایرانی مراکز کے قیام سے ان مراکز کی تعداد اب ۳ ہو گئی ہے۔ علوم ترکیہ کی تعلیم کے لئے ایک چوتھے مرکز کا قیام بھی زیر غور ہے۔ ادارۂ امور بین الاقوامی کے تحت روسی، مرکزی ایشیائی اور یورپی مراکز بھی قائم ہیں۔ (ی۔ س۔ ا۔ س)

دمشق ۸ مارچ۔ شام کے سیاسی حلقوں نے تل ابیب کے اخبارات کی ان اطلاعات کی پر زور تردید کر دی ہے کہ عرب ممالک اسرائیل کے ساتھ تعلقات استوار کرنے کی کوشش کر

کولمبو پلان کی مشاورتی کمیٹی کا اجلاس کراچی میں ہو گا

نیویارک ۸ مارچ کینیڈا کے وزیر اعظم کے دفتر کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے کہ وزیر تجارت کے پارلیمنٹری سیکرٹری جنوب مشرقی ایشیا کی اقتصادی ترقی کی مشاورتی کمیٹی (کولمبو پلان) کے اجلاس میں کینیڈا کی نمائندگی کریں گے۔

یہ اجلاس ۱۴ مارچ کو شروع ہو رہا ہے۔ اور حکومت پاکستان کی دعوت پر کراچی میں منعقد ہو رہا ہے۔ پاکستان میں کینیڈا کے ہائی کمشنر متبادل مندوب کی حیثیت سے شریک ہوں گے۔ (اسٹار)

دنیا میں تیل کی سپلائی بڑھ گئی

نیویارک ۸ مارچ۔ محکمہ امور داخلہ کی درخواست پر نیشنل پٹرولیم کمپنی نے ایک رپورٹ مرتب کی ہے اس رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ امریکہ اور دنیا کے باقی ممالک میں پٹرول اور تیل کی سپلائی پہلے سے بہت بڑھ گئی ہے۔ اور سرعت کے ساتھ اس میں اضافہ ہو رہا ہے۔

رپورٹ نے ان خطرات کی تردید کی ہے کہ تیل کا ذخیرہ ختم ہو جا رہا ہے۔ اس کا بیان ہے مستقبل میں کافی عرصہ تک تیل کا خاطر خواہ ذخیرہ موجود رہے گا۔ (اسٹار)

امریکہ میں روس کے سفارتی عہدیداروں پر نقل و حرکت کی پابندیاں عائد کر دی گئیں

واشنگٹن ۸ مارچ۔ امریکہ کی وزارت خارجہ کی طرف سے امریکہ میں روسی سفارتی عہدیداروں کی نقل و حرکت پر پابندی لگانے کا ایک پروگرام مرتب کیا جا رہا ہے۔ اگلے چند روز میں یہ پابندیاں عائد ہو جائیں گی اور روسی سفارتی عہدیداروں کو بھی اسی قسم کی حدود میں رہنا ہو گا۔ جو حال ہی میں ماسکو میں دیگر ممالک کے سفارتی نمائندوں پر عائد کی گئی ہیں۔

پابندیاں مرتب کرنے والے افسروں کا بیان ہے کہ ۱۵ جنوری کو ماسکو میں غیر ملکی سفارتی عہدیداروں کی نقل و حرکت اور سفر کرنے پر مزید پابندیاں لگائی گئی ہیں۔ ان پابندیوں کا مقابلہ کرنے کی غرض سے یہاں بھی روسیوں پر پابندیاں عائد کی جا رہی ہیں۔

روسی افسروں کو محدود اور خاص علاقوں سے باہر سفر کرنے کی اجازت نہیں مل سکے گی۔ مگر اس غرض کے لئے دفتر خارجہ سے خاص اجازت لینی ہو گی۔ ان اجازت ناموں کی تعداد اور ایسی درخواستوں پر عملدرآمد کا انحصار اس سلوک پر ہو گا جو ماسکو میں امریکی افسروں کے ساتھ روا رکھا جائیگا۔

واشنگٹن میں یہ اطلاع بھی موصول ہوئی ہے کہ متعدد دیگر غیر اشتراکی ممالک بھی امریکہ کی تقلید کرتے ہوئے روسی افسروں کی نقل و حرکت کو محدود کر دیں گے۔ چنانچہ مغربی یورپی ممالک اور امریکہ کے درمیان اس مسئلہ کے متعلق گفت و شنید ہو رہی ہے۔ (اسٹار)

ایڈگلو مصری بات چیت ۱۶ مارچ کو شروع ہو گی

لندن ۸ مارچ اینگلو مصری مذاکرات کے لئے ابھی تک کوئی تاریخ مقرر نہیں ہوئی ہے۔ ہلالی پاشا بینہ مذاکرات کیلئے بحث و تمحیص کی تفصیلات کا مطالعہ کر رہے ہیں برطانوی سفیر جمعرات کو وزیر اعظم اور وزیر خارجہ سے ملاقات کر چکے ہیں۔ لیکن بات چیت شروع کرنے کے لئے وقت کا تعین ہلالی پاشا پر چھوڑ دیا گیا ہے ــــ مصری اخبارات کی رائے میں بات چیت ۱۶ مارچ تک شروع ہو جائے گی

گذشتہ رات قاہرہ میں کرفیو کو مزید نرم کر دیا گیا نیز خلیج سویز کی مصری پولیس امن قائم رکھنے کے لئے اچھی طرح سے تعاون کر رہی ہے۔ انہوں نے برطانوی فوج کو مطلع کیا ہے کہ اسمٰعیلیہ کے قریب ایک گاؤں میں بارود کا ذخیرہ ملا ہے۔ اس سلسلے میں دو مصریوں کو تفصیلات معلوم کرنے کیلئے حراست میں لے لیا گیا ہے۔ (اسٹار)

سرحد اسمبلی نے صوبہ کا نام پختونستان رکھنے کی تجویز مسترد کر دی

پشاور ۸ مارچ۔ بجٹ سیشن کے دوران میں سرحد اسمبلی میں آج یہ سوال پیش کیا گیا کہ سرحد کے صوبے کو پختونستان کا نام دیا جائے۔ اسمبلی نے ایک رکن کے سوا متفقہ طور پر سبھا کی رائے سے اس تجویز کو مسترد کر دیا۔ خان عبدالقیوم خان نے بحث کے دوران میں کہا کہ پاکستان کے لوگ پختونستان کے لفظ سے نفرت کرتے ہیں۔ اس لئے یہ مطالبہ افغانستان کے حکمران گروہ کا پیش کردہ ہے

مسٹر عبدالستار نے وزیر اعلیٰ سرحد کو صوبے کی تاریخ میں عظیم ترین بجٹ پیش کرنے پر مبارکباد دی اور کہا کہ ترقیاتی سکیموں کے لئے بڑی بڑی رقوم مہیا کی گئی ہیں۔

سوڈان خوفناک قحط کی زد میں

خرطوم ۸ مارچ۔ معلوم ہوا ہے کہ سوڈان میں جنوب مشرقی صوبوں کے قحط کی زد میں آنے کا خطرہ ہے۔ فاقہ زدگان کی ایک بڑی تعداد خوراک کی تلاش میں ہمسایہ صوبوں کی طرف ہجرت کر رہی ہے۔ باقیماندہ لوگوں کو آئندہ فصل تک چار ماہ تک فاقہ کشی کا سامنا کرنا ہو گا

لندن ۸ مارچ۔ لیبر پارٹی کی پارلیمانی کمیٹی نے منگل کے روز اپنا اجلاس منعقد کرنیکا فیصلہ کیا ہے جس میں قریباً ساٹھ لیبر ممبروں کے خلاف کارروائی کے بارے میں سوچا جائیگا جنہوں نے پرسوں دفاعی مباحثہ میں سرکاری پلان کے خلاف ووٹ دیئے تھے